

راہِ نجات

سورۃ العصر کی روشنی میں

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

☆ سورۃ مبارکہ کا ترجمہ :

وَالْعَصْرِ

قسم ہے تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ

بے شک تمام انسان واقعی خسارے میں ہیں

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کیے

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

اور باہم مل کر حق کی تاکید کی اور باہم مل کر صبر کی تلقین کی۔

☆ تمہیدی نکات :

1- مختصر ترین سورتوں میں سے ایک:

- سورتوں اور آیتوں کا حجم (Size) تو قیفی امور میں سے ہے یعنی اس کے تعین کا

نام کتاب _____ راہِ نجات - سورۃ العصر کی روشنی میں

طبع اول (اپریل 2003ء) _____ 1000

زیرِ اہتمام _____ تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں

قیمت _____ -/5 روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

- 1- قرآن اکیڈمی، خیابانِ راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس فون: 5340022-23
- 2- 11- داؤد منزل، نزد فریڈیسکو سوئیٹ، آرام باغ فون: 2620496-2216586
- 3- حق اسکوائر، عقب شفاق میموریل ہسپتال، بلاک C-13، گلشن اقبال فون: 4993464-65
- 4- قرآن مرکز، نزد مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4
- 5- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل، بلاک "K"، نارتھ ناظم آباد فون: 6674474
- 6- C-113، مادام اپارٹمنٹس، شاہراہ فیصل، نزد چھوٹا گیٹ، ایئر پورٹ، فون: 4591442
- 7- قرآن اکیڈمی یلین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9
- 8- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11/2، اورنگی ٹاؤن فون: 66901440
- 9- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

کوئی قاعدہ نہیں اور یہ نبی کریمؐ کے بتانے پر موقوف ہے۔

- قرآن حکیم کی کوئی سورت تین آیات سے کم پر مشتمل نہیں نیز تین آیات پر مشتمل تین ہی سورتیں ہیں العصر، الکوثر اور النصر۔ ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت کا کم سے کم نصاب بھی تین ہی آیات پر مشتمل ہے۔

2- زمانہ نزول کے اعتبار سے اولین سورتوں میں سے ایک :

قرآن حکیم کی ترتیب نزولی اور ترتیب تلاوت (ترتیبِ مصحف) مختلف ہیں، البتہ دونوں کا تعین خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

3- عظمت :

- صحابہ کرامؓ کا کثرت سے باہم سورہ العصر کی یاد دہانی کا معمول۔

- امام شافعیؒ کے شدتِ تاثر پر پڑی دو اقوال :

• لَوْ تَدَبَّرَ النَّاسُ هَذِهِ السُّورَةَ لَوَسِعَتْهُمْ

اگر لوگ اس سورہ پر غور کریں تو وہ اسی میں پوری رہنمائی اور کامل ہدایت پالیں

گے۔ (تفسیر ابن کثیر)

• لَوْ لَمْ يُنَزَّلْ مِنَ الْقُرْآنِ سِوَاهَا لَكَفَّتِ النَّاسُ

اگر قرآن حکیم میں سوائے اس سورہ مبارکہ کے اور کچھ بھی نہ نازل ہوتا تو

صرف یہ سورہ ہی لوگوں (کی ہدایت) کے لئے کافی ہوتی۔ (تفسیر از محمد عبدہؒ)

4 - قرآن حکیم کے مقصدِ نزول کے اعتبار سے جامع ترین سورہ :

- ابتداء میں قرآن مجید کی وہ سورتیں آیات نازل ہوئیں جو مختصر لیکن انتہائی

جامع اور محکم (Profound) ہیں۔ بعد میں ان کی تفصیل طویل سورتوں

میں وارد ہوئی۔ اس اسلوب کا ذکر سورہ ہود آیت: 1 میں اس طرح سے ہے:

كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ

- اس سورہ کا پورے قرآن حکیم سے وہی تعلق ہے جو درخت سے بیج کا ہوتا ہے۔

5- انذار کا نقطہ عروج :

قرآن حکیم کی آخری منزل کی سورتوں میں سے اکثر کا موضوع ہے انذارِ آخرت۔

سورہ العصر اس موضوع کا نقطہ عروج ہے۔ اس سورہ کی دوسری آیت میں ایک

عام قاعدہ بیان کر دیا گیا کہ تمام کے تمام انسان خسارے میں ہیں۔ خسارے سے

بچنے کے لئے قرآن حکیم میں عام طور پر دو شرائط کا ذکر کیا جاتا ہے یعنی ایمان اور

عملِ صالح، لیکن اس سورہ کی تیسری آیت میں چار شرائط کا ذکر کیا گیا ہے۔ گویا

عملِ صالح کی وضاحت کی گئی کہ اس میں نہ صرف خود حق پر ڈٹے رہنا بلکہ حق کی تبلیغ

کرنا اور اس کے نتیجے میں سامنے آنے والے ردِ عمل کو برداشت کرنا بھی شامل ہے۔

6- سہلِ ممنوع کا شاہکار :

- انتہائی دقیق و اعلیٰ علمی مضامین نہایت سادہ الفاظ میں بیان کیے گئے بقول شاعر:

گنجینہ معنی کا طلسم اس کو سمجھو

جو لفظ کہ غالب میرے اشعار میں آوے

7- مضامین قرآن حکیم کے لئے اشاریہ :

- اہل فکر کے تجزیہ مضامین قرآن حکیم کے مطابق اساسی مباحث قرآن کے لئے یہ

سورہ بطور اشاریہ (انڈیکس) ہے۔

☆ سورہ مبارکہ پر غور و فکر

☆ قرآن حکیم پر غور و فکر کے دو درجے:

i - تذکر: قرآن حکیم کے کسی حصہ پر سرسری غور کر کے اس میں بیان کیے گئے مضامین کا لبّ لباب یا Central Idea سمجھ لینا۔ اس پہلو سے قرآن مجید ایک بہت آسان اور واضح کتاب ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

(القمر آیت: 17، 22، 32، 40)

ii - تدبّر: قرآن حکیم کے کسی حصہ پر گہرا غور و فکر کرنا اور اس کے مضامین میں پوشیدہ حکمت و فلسفہ کو سمجھنا۔ اس پہلو سے قرآن مجید ایک ایسی وسیع و عمیق کتاب ہے کہ پوری زندگی کھپا کر بھی اس پر تدبّر کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔

☆ سورہ مبارکہ پر بطریق تذکر غور کے نتائج:

1- زور کلام تاکید کی انتہا

2- کامیابی اور ناکامی کا قرآنی معیار

3- چاروں شرطیں ناگزیر ہیں

4- نجات کے لئے کم از کم شرائط کا بیان

5- ایک متوازن و معقول انسان کی روش

☆ سورہ مبارکہ پر بطریق تدبّر غور کے نتائج:

پہلی آیت: وَالْعَصْرِ ۝

- قسم کی اصل غرض و غایت - تاکید اور شہادت

- اللہ تعالیٰ اور انسان کی کھائی ہوئی قسموں میں بنیادی فرق

- ”عصر“ کی حقیقت (برف کے تاجر کی مثال)

غانل تجھے گھڑیاں یہ دیتا ہے منادی

گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

- ”والعصر“ کا حقیقی مفہوم -- زمانہ بہترین گواہ

دوسری آیت: إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝

- خُسْرٍ - نوع انسانی کے لئے عظیم اور ناقابل تلافی خسارہ

(البلد: 4)

- اس عظیم خسارے کے تین مراتب

جبلی تقاضے - احساسات و جذبات - حساب اخروی

(الكهف: 103 - 104 الزمر: 15)

- آخرت میں رب کے سامنے حاضری (الانشقاق: 6) اور پانچ

سوالات کی جواب دہی:

عَنِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا

أَفْنَاهُ وَ عَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَ عَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ

وَ فِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ (مسلم)

”روزِ قیامت ابنِ آدم کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ زندگی کے بارے میں کہ کہاں لگا دی، جوانی کے بارے میں کہ کہاں کھپا دی، مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو علم حاصل کیا اُس پر کتنا عمل کیا۔“

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

- اس صورتِ حال کا شعور رکھنے والوں کے احساس کا نقشہ

(المومنون: 57-61، النور: 37، الطور: 25-28)

تیسری آیت: اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ O

- یہ آیت مایوسی کے اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن ہے

☆ **ایمان:**

- لغوی مفہوم: امن دینا

- اصطلاحی مفہوم: تصدیق کرنا

- تعریف: تَصَدِّيقٌ بِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ کائنات کے اصل اور اساسی حقائق کے بارے میں انبیاء کرام کی دی ہوئی خبروں کو تسلیم کرنے اور ان کی تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے۔

- درجات: 1 - قانونی ایمان اقراراً، باللسان زبان سے اقرار

دنیا میں مفید - نہ ہو تو کافر - نہ گھٹتا ہے اور نہ بڑھتا ہے

2 - حقیقی ایمان تصدیقاً بالقلب دل سے تصدیق

آخرت میں مفید - نہ ہو تو منافق ہونے کا اندیشہ - گھٹتا/بڑھتا ہے

- بندہ مؤمن وہ ہے جس میں دونوں ایمان موجود ہوں۔

- ہماری اکثریت ایمان حقیقی سے محروم ہے۔ (آل عمران: 139)

- ایمان حقیقی کے حصول کے ذرائع:

1 - صحبتِ صادقین (التوبہ: 119) (صادقین کی وضاحت، الحجرات: 15)

2 - سلفِ صالحین کی سیرت کا مطالعہ

3 - آیاتِ آفاقی پر غور (البقرہ: 164)

4 - آیاتِ نفسی پر غور (الذاریت: 21)

5 - آیاتِ قرآنی پر غور (الانفال: 2، التوبہ: 124، الحدید: 9)

☆ **عمل صالح:**

- عمل اور فعل میں فرق

- عمل صالح کی تین شرائط: حسن نیت - معروف - خلاف سنت نہ ہو

☆ **تواصی:**

تواصی وصیت سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ایسی بات جو تاکید سے کہی جائے۔ تواصی میں دو اضافی معنی شامل ہیں یعنی تاکید کرنا اہتمام کے ساتھ اور مل جل کر۔

☆ حق :

حق وسیع مفہوم کا حامل لفظ ہے جس کے بنیادی طور پر چار مفہام ہیں :

1- وہ شے جو حقیقتاً موجود ہو۔

2- وہ شے جو عقلاً مسلم ہو۔

3- جو اخلاقاً واجب ہو۔

4- جو با مقصد ہو۔

تو اسی بالحق کی چوٹی۔ اللہ کے دین کے حق نفاذ اور اس کی کبریائی کو تسلیم کرانا

☆ صبر :

صبر کے معنی ہیں ناخوشگوار صورت حال برداشت کرنا یا کڑوا گھونٹ پینا۔ اس کی دو

صورتیں ہیں :

1- حادثات پر صبر

2- کسی مقصد کے لئے صبر

مقصد منی بھی ہو سکتا ہے اور مثبت بھی۔ مثبت مقصد کے لئے صبر کی دو صورتیں ہیں :

i- عمل صالح کے لئے صبر..... اطاعت اور نافرمانی سے بچنے کے لئے

ii- تو اسی بالحق کے لئے صبر..... طنز و تشدد، لالچ، سودے بازی کی پیشکش پر

☆ ایمان اور عمل صالح کا باہمی تعلق :

- قانون کی سطح پر جدا لیکن حقیقت کی سطح پر ایک وحدت یعنی لازم و ملزوم

1- پڑوسی کو ستانے پر ایمان کی شدت کے ساتھ نفی (متفق علیہ)

2- خیانت پر ایمان کی نفی اور وعدہ خلافی پر دین کی نفی (بیہقی)

3- چوری، زنا اور شراب نوشی کرنے والا یہ گناہ کرتے ہوئے حالت ایمان

میں نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

☆ عمل صالح اور تو اسی بالحق کا باہمی تعلق :

- فطرت کا عام اصول ”کوئی شے نہ ماحول سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکتی ہے نہ اسے

متاثر کئے بغیر“ اخلاقیات میں زیادہ شدت سے کار فرما ہے۔ لہذا باعمل انسان اپنے

پاکیزہ سیرت و کردار سے لازماً معاشرے پر اثر انداز ہوگا۔

- اگر کوئی معاشرہ بالکل ہی مردہ ہو چکا ہو اور پاکیزہ کردار کے اثرات محسوس نہ ہوں تو

پھر تو اسی بالحق کا فریضہ ادا کرنا چاہیے تاکہ :

i- خود کو معاشرے کے برے اثرات سے محفوظ رکھا جاسکے۔

ii- آخرت میں جواب دہی کا احساس۔۔۔ مَعَذْرَةٌ إِلَىٰ رَبِّكُمْ (الاعراف: 164)

iii- اس امید پر کہ۔۔۔ لَعَلَّهُمْ يَنْتَقُونَ (الاعراف: 164)

- انسان کی شرافت و مروت کا لازمی تقاضا (جو اپنے لئے پسند و ہی بھائی کے لئے)

- انسان کی غیرت و حمیت کا مطالبہ

- مقصد امت ”امر بالمعروف و نہی عن المنکر“ (آل عمران: 110)

☆ تو اسی بالحق اور تو اسی بالصبر کا باہمی تعلق :

- الْحَقُّ مُرٌّ سَخِطٌ وَهُوَ حَقٌّ۔ بالعموم مخالفت درپیش آتی ہے۔

- جتنا بڑا حق ہوگا اتنا ہی اس کا اعلان، تبلیغ اور تسلیم کرنا صبر آزما ہوگا۔

- تو اسی بالصبر کے مرحلے کا پیش آنا نہ صرف تو اسی بالحق کا لازمی تقاضا بلکہ قطعی ثبوت

ہے دعوت کے مبنی برحق ہونے کا۔

☆ ایک اہم نتیجہ :

ایمان حقیقی کا لازمی مظہر ہے عمل صالح، عمل صالح کا لازمی تقاضا ہے تو اسی بالحق اور تو اسی بالحق کا لازمی نتیجہ ہے تو اسی بالبر۔ اسی طرح اس کی عکسی صورت بھی بالکل درست ہے یعنی تو اسی بالبر کا مرحلہ پیش نہیں آیا تو یہ تو علامت ہے تو اسی بالحق سے گریز کی، تو اسی بالحق سے گریز جتنی ثبوت ہے عمل میں کمی کا اور عمل میں کمی یقینی ثبوت ہے ایمان حقیقی سے محرومی کا۔ گویا سورۃ العصر کی روشنی میں صراط مستقیم کے چار سنگ ہائے میل (Mile Stones) ہیں یعنی ایمان، عمل صالح، تو اسی بالحق اور تو اسی بالبر۔

☆ مریضانہ عدم توازن کی دو صورتیں:

- 1- اپنے ہی نفس کے تزکیہ میں لگے رہنا اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش سے خود غرضانہ اور مجرمانہ غفلت برتنا یعنی راہبانہ تصویر نیکی۔ (حدیث میں اس شخص کا واقعہ جس نے پلک جھپکنے میں بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ بیہوش)
- 2- اپنی ذات کو فراموش کر کے دوسروں کو وعظ و نصیحت کرنا اور تحریکی کاموں میں سرگرم ہونا۔ (البقرہ: 44)

سورۃ العصر کی کامل عملی تفسیر: سیرت نبی اکرم ﷺ

تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتاب بعنوان

راہ نجات - سورۃ العصر کی روشنی میں



